فلسفۂ عزا

شاعر مودّت جناب جعفر مہدی رزمؔ ردولوی

مفہوم عزاداری شبیر ؑکو دیکھو ہمدردی مظلوم کی تاثیر کو دیکھو
ان ڈھلتے ہوئے اشکوں کی تحریر کو دیکھو کھینچی ہوئی سرد آہوں کی تصویر کو دیکھو
اس غم کا اثر زیست کے ہے نظم و نسق میں
یہ ایک مرقع ہے دو عالم کے ورق میں

ظالم سے براءت ہے کہ ہے تعزیہ داری یہ حق کی حمایت ہے کہ ہے تعزیہ داری
تحریک مودّت ہے کہ ہے تعزیہ داری اک اجر رسالت ہے کہ ہے تعزیہ داری
یہ صرف عزاداریِ مظلوم نہیں ہے
تبلیغ ہے اسلام کی یہ جوہر دیں ہے

ملتی ہے مقدر ہی سے توفیق عزا کی بے درد یہ کچھ مشق نہیں آہ و بُکا کی
اس غم میں ہوئے اشک فشاں نوری وخا کی جتنا جسے عرفان تھا اتنا ہی تھا باکی
کب مجلسیں برپا نہ ہوئیں دارِ محن میں
کس کس کی فغاں گونجی نہ اس بیت حزن میں

آدم سے ذرا دیکھئے تا حضرتِ خاتم ؐ وہ کون نبیؑ گذرا کہ جس نے نہ کیا غم
یہ قبل شہادت کے تھا آوازۂ ماتم کیوں بعد شہادت کے نہ روئیں بنی آدم
اب اہل نظر کے لئے کیا جائے سخن ہے
سیرت جو رسولوں کی وہی اپنا چلن ہے

کیا کیا گلِ معنی بھرے دامانِ عزا ہے دَہکا ہوا داغوں سے گلستانِ عزا ہے
عرفاں کی ضیائیں لئے ایوانِ عزا ہے ہے جانِ محمدؐ جو وہی جانِ عزا ہے
اس رشتۂ جاں سے بنا اسلام ہمارا
آغاز یہی اور یہی انجام ہمارا

کیا دیکھتا ہے فلسفی و منطقی بن کر پائے گا اسے حدِ تصور سے بھی برتر
خیرہ نظر و فکر ہو وہ تابش جوہر گم گشتۂ اخلاق کا یہ بنتا ہے رہبر
سوتے ہوئے جذبے کو جگا دے وہ عزا ہے
ذہنوں کو جو رستہ پہ لگا دے وہ عزا ہے
پژ مردگی احساس کی جاتی ہے عزا سے ایماں کی کرن دل میں سماتی ہے عزا سے
کیا داد محبت کی بن آتی ہے عزا سے فطرت نئی اک زندگی پاتی ہے عزا سے
افسردہ ہے جو واقفِ اسرار نہیں ہے
تازہ نہ ہو عرفاں یہ وہ تکرار نہیں ہے
ہر سال محرم میں نہ کیوں کر کریں ماتم ڈوبا ہے اسی ماہ میں وہ نیّرِ اعظم
ایمان کا ہونے نہ دیا جس نے شرف کم عالم ہی نیا کر گیا یہ محسنِ عالم
سرکارِ نبوت کا بھی پیغام نہ ہوتا
شبیرؑ نہ ہوتے اگر اسلام نہ ہوتا
اس نام کے قربان یہ غم جا نہیں سکتا جب تک ہیں مسلمان یہ غم جا نہیں سکتا
انساں ہے جو انسان یہ غم جا نہیں سکتا قدرت کا ہے فرمان یہ غم جا نہیں سکتا
مانع ہو کوئی دل تو اثر لے کے رہے گا
آنسو رُکے جذبات کا پھر خون بہے گا
مولا کا ہو غم کیسے نہ پھر تڑپیں موالی بھولا نہ دمِ ذبح ہمیں سید عالی
ہم یاد نہ کیوں کر رکھیں وہ عہدِ مثالی لب تشنہ ہی مارا گیا کونین کا والی
محسن کا جو حق ہے وہ ادا کر نہیں سکتے
اب رزمؔ ہم اک آہ بھی کیا بھر نہیں سکتے

رباعی/رزمؔ رودولوی

انسان کو بیدار پیمبرؐ نے کیا اور ذہن کو جلوہ زار حیدرؓ نے کیا
تیئیس برس جس میں محمد کو لگے اک دن میں وہی کام بہترؑ نے کیا